حضرت مُحمّدؐ

عرب کے شہر مکّہ میں اب سے کوئی ساڑھے چودہ سو سال پہلے پیغمبرِ اسلام حضرت مُحمّدؐ کی ولادت ہوئی۔ آپؐ کی پیدائش سے کچھ مہینے پہلے آپؐ کے والد عبداللہ کا انتقال ہوگیا تھا، اِس لیے آپؐ کے دادا عبدالمطلب نے آپؐ کی پرورش کی۔ جب آپ چھے سال کے تھے، تو آپؐ کی والدہ بی بی آمنہ کا انتقال ہوگیا۔ آٹھواں سال تھا کہ دادا بھی وفات پا گئے۔ پھر چچا ابوطالب نے آپؐ کی سرپرستی کی۔ ذرا بڑے ہو کر آپؐ نے تجارت کی طرف توجّہ کی اور بڑی محنت، دیانت اور سچّائی سے کاروباری مُعاملات کیے۔ آپ اس قدر ایمان دار تھے کہ لوگ آپؐ کو ''امین'' یعنی ''امانت والا'' اور ''صادق'' یعنی ''سچّا'' کہہ کر پکارنے لگے تھے۔ آپؐ نہ کبھی جھوٹ بولتے، نہ کسی کو دھوکا دیتے، نہ لین دین کے معاملے میں ٹال مٹول اور نہ کسی بات پر جھگڑتے تھے۔ جو وعدہ کرلیتے، اُس کو پورا کرتے، چاہے اُس میں تکلیف اُٹھانی پڑے یا اپنا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

اگر کہیں جھگڑا ہو جاتا، تو لوگ فیصلے کے لیے آپؐ کے پاس آتے۔ اُسی زمانے میں کعبہ کی عمارت کو نئے سِرے

© NCERT not to be republished

سے تعمیر کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ چونکہ کعبہ تمام عرب میں سب سے زیادہ پاک اور محترم جگہ سمجھی جاتی تھی، اِس لیے مکّہ میں جتنے قبیلے تھے، سب چاہتے تھے یہ کام ہم ہی کریں۔ جھگڑے سے بچنے کے لیے مختلف حصّوں کی تعمیر مختلف قبیلوں کے سپرد کردی گئی۔ سب نے خوشی خوشی اپنے حصّے کا کام پورا کیا، لیکن حجرِ اسود نصب کرنے کے سلسلے میں ایک مشکل آن پڑی ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ یہ عزّت ہمارے حصّے میں آئے اور عمارت میں حجرِ اسود کو ہمارے ہی آدمی اُٹھا کر اُس جگہ لگائیں۔ کئی روز تک جھگڑا ہوتا رہا۔ آخر طے پایا کہ کل جو شخص سب سے پہلے کعبے میں داخل ہو، وہ اس کا فیصلہ کرے، یا خود ہی حجرِ اسود کو اُس کی جگہ پر نصب کردے۔

جانتے ہو اگلے روز کعبے میں سب سے پہلے داخل ہونے والا کون تھا؟ یہ حضرت محمدؐ تھے۔ سب پُکار اُٹھے: ”لو وہ امین آگئے، اب یہی اِس جھگڑے کا فیصلہ کریں گے۔“ اور پھر آپؐ کے فیصلے نے واقعی سب کو خوش کردیا۔ آپؐ نے کہا: ”ایک بڑی اور مضبوط چادر لاؤ۔“ چادر لائی گئی، تو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے حجرِ اسود اُٹھا کر اس پر رکھا، پھر فرمایا: ”ہر قبیلے کا سردار آگے بڑھے اور اس چادر کا ایک ایک سرا اپنے ہاتھوں میں تھام لے۔“ اِس طرح وہ لوگ حجرِ اسود کو کعبے کی دیوار کے پاس لے گئے۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اسے صحیح جگہ پر رکھ دیا۔ اس طرح ایک بڑا جھگڑا ختم ہوگیا، سب خوش ہوگئے، مِل جُل کر کام کرنے کی برکت ہر ایک کی سمجھ میں آگئی۔

کاروبار سے فرصت پاکر آپؐ اکثر مکّہ کے پاس پہاڑیوں میں چلے جاتے اور وہاں غارِ حرا میں اکیلے چپ چاپ عبادت کرتے اور غور و فکر فرماتے۔ چالیس سال کی عمر میں آپؐ نے انسانوں کو خدا کا پیغام سُنایا اور اُنھیں بُرائیوں کو چھوڑنے اور اچھی باتوں کو ماننے کی دعوت دی۔ جس کتاب میں خدا کا یہ مکمّل پیغام ہے اُسے قرآن کہتے ہیں۔

جس زمانے میں حضرت محمدؐ نے اپنے پیغمبر ہونے کا اعلان کیا، عرب کی حالت بہت خراب تھی۔ اکثر عربوں کی زندگی قتل اور لوٹ مار میں گزرتی تھی۔ پورا عرب قبیلوں میں بٹا ہوا تھا۔ یہ قبیلے بہت معمولی باتوں پر آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ لڑائی دادا کے زمانے میں شروع ہوتی تھی تو پوتوں اور پرپوتوں تک چلتی رہتی تھی۔ جب تک ایک قبیلہ ختم نہ ہوجاتا لڑائی چلتی رہتی تھی۔ صلح کا کوئی خانہ نہ تھا۔

حضرت محمدؐ نے سب مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ ان کے اثرات اور تعلیمات سے قبیلوں کی دشمنیاں ختم ہوگئیں۔ مساوات اور بھائی چارے کا سبق صرف عرب تک محدود نہ رہا۔ جہاں جہاں مسلمان گئے،

© NCERT not to be republished

مساوات کا تحفہ ساتھ لے گئے۔ جن جگہوں پر سماج میں سخت قسم کی اونچ نیچ تھی، وہاں بھی مساوات اور بھائی چارے کا چرچا ہونے لگا۔

آں حضرتؐ سے پہلے عرب میں عورتوں کی حالت بہت خراب تھی۔ بعض قبیلے تو بچیوں کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالتے تھے۔ جن قبیلوں میں بچیاں قتل نہ کی جاتی تھیں، ان میں بھی عورت کی حیثیت لونڈی سے بہتر نہ تھی۔ آں حضرتؐ کی تعلیمات اور اثر نے نہ صرف یہ کہ قتل و ظلم کو ختم کیا، عورت کو سماج میں باوقار درجہ دیا۔ اب عورت ماں باپ کے ورثے میں حصّہ پانے لگی۔ دنیا میں سب سے پہلے اسلام نے عورت کی حالت کو بہتر بنایا۔ اور بھی طرح طرح کی غلط رسمیں عام تھیں۔ آپؐ نے لوگوں کو اِن بُرائیوں سے روکا۔ آپؐ نے یہ تعلیم دی کہ خدا ایک ہے، وہی عبادت کے لائق ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اِس آواز کا اُٹھنا تھا کہ مخالفتوں کا طوفان اُٹھ کھڑا ہُوا۔ مکّہ کے سرداروں کو اپنی سرداری خطرے میں نظر آنے لگی۔ اُنھوں نے پہلے تو حضرت محمدؐ کا مذاق اُڑایا، پھر اُنھیں طرح طرح کے لالچ دیے۔ آپؐ نے فرمایا:

> ''اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ میں چاند، تب بھی میں اللہ کے کام سے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا............ یا تو اس کام کو انجام دوں گا یا اپنی جان قربان کروں گا۔''

پھر مکّہ والوں نے آپؐ کو طرح طرح کی دھمکیاں دیں اور تکلیفیں پہنچائیں کہ یہ آواز دب جائے۔ ان کا ظلم بڑھتا ہی رہا۔ وہ راستہ چلتے ہوئے آپؐ پر گندگی پھینک دیتے۔ دروازے کے سامنے کانٹے بچھا دیتے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو طرح طرح سے ستایا جاتا۔ آپؐ نے اور آپؐ کے ساتھیوں نے ساری مخالفتوں کو تیرہ برس صبر کے ساتھ جھیلا اور حق کے راستے سے بالکل نہ ہٹے۔ یہاں تک کہ سنہ 622 عیسوی میں آپؐ مکّہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ آپ کے اس سفر کو ہجرت کہا جاتا ہے۔ اس واقعے سے ایک نیا سنہ شروع ہوتا ہے۔ جس کو سنہ ہجری کہا جاتا ہے۔ حضرت محمدؐ جب مدینہ پہنچے تو اس وقت آپؐ کی عمر ترپن سال تھی۔

مدینے میں کچھ لوگ پہلے ہی سے اسلام قبول کر چکے تھے۔ انھوں نے آپؐ کا اور آپؐ کے ساتھیوں کا دل سے استقبال کیا اور ہر طرح کی مہمان داری کی۔ انھوں نے کہا: ''یہ آنے والے ہمارے بھائی ہیں، اس لیے ہمارے مال و دولت میں برابر کے شریک ہیں۔''

© NCERT not to be republished

مدینہ آ کر آپؐ نے سب سے پہلے ایک مسجد تعمیر کی۔ سب نے مل کر اس کام میں دل و جان سے حصّہ لیا۔ حضرت محمدؐ بھی سب کے ساتھ گارا، مٹی اور پتّھر اُٹھا کر لاتے تھے۔ اِس طرح ایک چھوٹی سی مسجد بنی۔ اس کے ایک طرف چھوٹے چھوٹے کمروں میں حضرت محمدؐ اور اُن کے گھر والے رہتے تھے۔ اُن کے لیے کوئی محل تھا نہ دربار، وہی مسجد سب کچھ تھی۔

مدینہ میں تشریف لانے کے بعد آپؐ کی مقبولیت اور اثر میں روز بہ روز اضافہ ہوتا گیا اور دس سال کے اندر سارے عرب میں اسلام پھیل گیا۔ آپؐ نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔ بازار سے سودا سلف خود لاتے،، بکری کا دودھ خود دوہتے، اپنے کپڑوں کو خود ہی پیوند لگاتے، بوجھ اُٹھاتے، جانوروں کو چارا ڈالتے، یہاں تک کہ دوسروں کے کام بھی کر دیا کرتے۔ کوئی بیمار ہوتا تو مزاج پُرسی کے لیے ضرور تشریف لے جاتے اور اُس کی تیمارداری کرتے۔

آپؐ بچّوں سے بہت پیار کرتے تھے، اُن کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے، اُن کے لیے دُعا فرماتے۔ ایک بار آپؐ نے فرمایا : ’’بچّے تو خدا کے باغ کے پھول ہیں۔‘‘...... آپؐ بچّوں سے ہنسی مذاق بھی کرتے اور اُن کے ساتھ کھیل میں بھی شریک ہو جاتے۔

ترسٹھ سال کی عمر میں حضرت محمدؐ کا وِصال ہوا اور مسجدِ نبویؐ کے اُسی حجرے میں سُپرِ دِخاک کیے گئے جس میں آپؐ کی وفات ہوئی تھی۔

معنی یاد کیجیے

ولادت	:	پیدائش
وفات	:	انتقال، موت، رحلت
سرپرستی	:	دیکھ بھال، نگرانی
تجارت	:	بیوپار
دیانت	:	ایمانداری
معاملات	:	معاملہ کی جمع، لین دین

© NCERT not to be republished

امانت	:	وہ چیز جو کسی کے پاس وقتی طور پر حفاظت کے لیے رکھ دی جائے، رکھوائی ہوئی چیز
قبیلہ	:	ایک دادا کی اولاد، بڑا خاندان، گروہ
حجرِ اسود	:	(حجر : پتھر۔ اسود : کالا) وہ کالا پتھر جو کعبہ کی دیوار میں لگا ہوا ہے
نصب کرنا	:	لگانا
صلح	:	میل ملاپ، سمجھوتہ، دوستی
مساوات	:	برابری، سب کا برابر ہونا
باوقار	:	عزت والا
ورثہ	:	مرنے والے کا چھوڑا ہوا مال، ترکہ
رسول	:	پیغمبر، خدا کا پیغام لانے والا
کام انجام دینا	:	کام پورا کرنا
جان قربان کرنا	:	جان دے دینا
حق کا راستہ	:	سچائی کا راستہ
ہجرت	:	وطن چھوڑ دینا، حضرت محمدؐ کا مکّے سے مدینے جانا
مقبولیت	:	مشہور ہونا، شہرت
اضافہ	:	بڑھنا
مزاج پرسی	:	حال پوچھنا، خیریت معلوم کرنا
تیمارداری	:	بیمار کی دیکھ بھال
حجرہ	:	کوٹھری، مسجد سے ملا ہوا چھوٹا کمرہ
سپردِ خاک کرنا	:	مٹی کے حوالے کرنا، دفن کرنا

© NCERT
not to be republished

سوچیے اور بتایئے

1. حضرت محمدؐ کی پیدائش کہاں ہوئی؟
2. آپؐ کو "امین" اور "صادق" کیوں کہا جاتا ہے؟
3. حجرِاسود کسے کہتے ہیں؟
4. حضرت محمدؐ نے مل جل کر کام کرنے کا طریقہ کس طرح سمجھایا؟
5. آپؐ عبادت کرنے اور غور و فکر فرمانے کے لیے کہاں جاتے تھے؟
6. جس کتاب میں خدا کا مکمل پیغام ہے اس کا کیا نام ہے؟
7. حضرت محمدؐ نے جب پہلی بار انسانوں کو خدا کا پیغام سنایا تو آپؐ کی عمر کیا تھی؟
8. آپؐ نے بھی خدا کے پیغام کے ذریعے انسانوں کو کیا تعلیم دی؟
9. اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے میں آپؐ کو کیا کیا مصیبتیں برداشت کرنی پڑیں؟
10. دنیا میں سب سے پہلے کس مذہب نے عورتوں کو سماج میں باعزّت مقام عطا کیا؟

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے خالی جگہ کو بھریے

بچّے غارِحرا داخل انتقال فیصلے حجرِاسود پیغمبر تعلیمات

1. کچھ مہینے پہلے آپؐ کے والد عبداللہ کا ——— ہو گیا تھا۔
2. اگر کہیں جھگڑا ہو جاتا تو لوگ ——— کے لیے آپؐ کے پاس آتے۔
3. لیکن ——— کو نصب کرنے کے سلسلے میں ایک مشکل آن پڑی۔
4. آخر طے پایا کہ کل جو شخص سب سے پہلے کعبے میں ——— ہو، وہ اس کا فیصلہ کرے۔

© NCERT not to be republished

5. اور وہاں ——— میں اکیلے چپ چاپ عبادت کرتے اور غور و فکر فرماتے۔

6. جس زمانے میں حضرت محمدؐ نے اپنے ——— ہونے کا اعلان کیا، عرب کی حالت بہت خراب تھی۔

7. ان کے اثر اور ——— سے قبیلوں کی دشمنیاں ختم ہو گئیں۔

8. ایک بار آپؐ نے فرمایا: ”——— تو خدا کے باغ کے پھول ہیں۔“

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

تجارت قبیلہ صلح مساوات ہجرت اضافہ تیمارداری مزاج پُرسی

یاد رکھیے

پیغمبرِ اسلام حضرت محمدؐ کے نام کے ساتھ ”ؐ“ لکھا جاتا ہے۔ یہ عربی فقرے ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کی چھوٹی شکل ہے جس کے معنی ہیں: ”ان پر اللہ کا درود، رحمت اور سلام ہو۔“

لکھیے

1. حضرت محمدؐ کے والد، والدہ، چچا اور دادا کا نام لکھیے؟

2. حضرت محمدؐ مکّے سے ہجرت کر کے کہاں تشریف لے گئے؟

3. جب حضرت محمدؐ کو طرح طرح کے لالچ دیے گئے تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

4. حضرت محمدؐ سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی؟

5. حضرت محمدؐ کی زندگی پر ایک مضمون لکھیے۔

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- آپ نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔ بازار سے سودا سلف خود لاتے، بکری کا دودھ خود دوہتے، اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگاتے، بوجھ اٹھاتے، جانوروں کو چارا ڈالتے، یہاں تک کہ دوسروں کے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔
- اوپر کے جملوں میں ''لاتے'' ''دوہتے'' ''لگاتے'' ''اٹھاتے'' ''ڈالتے'' اور ''کرتے'' ایسے الفاظ ہیں جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ یہ الفاظ ترتیب وار لانا، دوہنا، لگانا، اٹھانا، ڈالنا اور کرنا سے بنے ہیں۔ ایسے الفاظ ''فعل'' کہلاتے ہیں۔ آپ خود دس ایسے الفاظ لکھیے جو فعل کہلاتے ہوں۔

© NCERT not to be republished